

REGISTERED — No 890

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

جلد ۳۹ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شایع ہوتا ہی ۲۶ مئی ۱۹۱۱ئہ | نمبر ۲۱

کتابیں جو جوان مردوں اور عورتوں کیلئے دلکش اور فایدہ مند ہیں

مس لوئیس ماسٹن صاحبہ کی تصنیفات

۱-کوئی گھر ان سے خالی نہیں ہونا چاہئے کیونکہ انکے مطالع سے ہر گھر کے لئے امداد مل سکتی ہی

۱-رامپال سنگھ رومن اردو ۸/ +
۲-تلاش حق اردو ورومن اردو ۳/۶/ +
۳- دولت لازوال اردو ۳/ ۸/ رومن اردو ۸/ +
۴- عزت بے مثال اردو ۳/ ۵/ ۸/ رومن اردو ۸/ +
۵-سورج پرکاش ۴/ ۶/ ۱۲/ رومن اردو ۸/ +
۶-وکیل کی سرگذشت رومن اردو ۲/ +
۷- چندر لیلا اردو ۲/ ۶/ گورمکھی ۶/ +
۸- حالات جاپان اردو ۳/ ۸/ +
۹- شریف بیبیاں اردو ۳/ ۶/ +
۱۰- سمپر دائے اردو ۶/ ۱۰/ +

۲-ہر ایک گھر کے واسطے امداد

۱-سیر ہند معہ تصویرات اردو عہ/ +
۲- ہدایت تیمارداراں رومن اردو عہ/

یہہ کتابیں کرسچن بک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای-ایم ویری صاحب آنریری سکرٹری سی-ایل-ایس بذریعہ وی-پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

۳- خانگی فرائض اُردو ۴ر - رومن ۸ر +
۴- کشف الحقائق اُردو ۸ر +
۵- مسیح کی تعلیم اُردو ۴ر ۸ر رومن ۸ر ۱۲ر +

۳- سلسلہ اصلاح اُردو

۱- اصلاح زراعت ۱ر +
۲- اصلاح حفظان صحت ار +
۳- دستکاری کی ترقی ۲ر +
۴- اصلاح تمدّن ۵ر +
۵- اصلاح اخلاق ۴ر +
۶- ہند کی افلاس کا انسداد ار +
۷- بچوں کی پرورش ار
۸- شادی کی بابت خیالات ار +
۹- سچی اور جھوٹی خیرات ۳ پائی +
۱۰- صفائی کی ضرورت ۳ پائی +

۴- سلسلہ اسلام اُردو

۱- خدائے اسلام ۲ر +
۲- اسلام میں مسیح ۱ر +
۳- ینابیع القرآن ۳ر +
۴- برنباس کی انجیل ۱ر +
۵- بائبل یا قرآن ۱ر +

۵- سلسلہ ہنود اُردو

۱- وشنو کے دس اوتار ۲ر +
۲- آواگون یا آئندہ زندگی ۲ر +
۳- رد تناسخ ۴ر +
۴- ویدوں کی قربانیاں ۳ پائی
۵- ویدوں کی دیوتا پرستی ۳ پائی
۶- ویدوں کی ازلیت ۶ پائی
۷- ہندوؤں کے تیوہار ۶ پائی

گیت کی کتابیں

زبور اور گیت
خدا کی عبادت کیلئے رومن اردو
۱- گیتیں معہ راگ - جلد کپڑا ۱-ہے +

یہہ کتابیں کرسچن بُک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای - ایم ویری صاحب آنریری سکرٹری سی - ایل - ایس بذریعہ وی - پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

نور افشان

لودیانہ - جمعہ - ۲۶ مئی سنہ ۱۹۱۱ء

فہرست مضامین

اخبار کی بہار

بجنور کے ایک زمیندار لکھتے ہیں کہ اُنہوں نے ایک فصل کاٹنے والی مشین کو الہ آباد کی نمائش میں دیکھنے کے بعد اپنے یہاں منگوایا تاکہ اس کی آزمائش کریں۔ پہلے تو بہت مایوس ہو گئے۔ لیکن ڈپٹی ڈائریکٹر آف اگریکلچر (زراعت) کی مدد سے اس مشین کو چلانا سیکھ گئے۔ اور اب اس قدر خوش ہیں کہ اُن کے کئی زمیندار دوست بھی اس قسم کی مشین منگوانے پر آمادہ ہو گئے ہیں۔

چین کی گورنمنٹ نے اب نوٹس دیا ہے کہ پلیگ ختم ہو گئی ہے۔ اس نامراد مرض نے وہاں کے ۶۰۰۰۰ باشندے ہلاک کر دیئے۔

آگرہ سے خبر آئی ہے کہ کنور بہادر سنگھ کاشی کے راجہ پلیگ سے مر گئے۔ اُن کی عمر صرف ۱۲ برس کی تھی۔ اور شادی ہونیوالی تھی۔ گورنمنٹ سے ان کو ۱۲۰۰ روپیہ ماہواری ملتا تھا۔

۱۴ - اپریل کو چین اور جاپان کے سمندر میں تین ڈاک کے جہاز جن کے نام آلٹنیا آمپیا پیا اور تُو فو تھے غرق ہو گئے۔ جن کے ساتھ بہت جانیں ضائع ہوئیں۔

لاہور کے بشپ صاحب ۶ ماہ کی رخصت پر ولائیت جانے والے ہیں۔

جنوبی افریقہ میں ایک ریل گاڑی ۴۰ مسافر لئے مالار نہر پل پر سے گر کے ۲۵۰ فٹ نیچے چکنا چور ہو گئی اور ۱۴ آدمی مر گئے۔ جن کے جسم قابلِ شناخت کے بھی نہ رہے۔

حیدرآباد دکن کی ایک کان سنگریمی میں مسٹر سیٹن اسسٹنٹ اور ایک یوریشین ریونیو ایک حصے کے معائنے کے لئے اُترے اور راستہ بھولنے کی وجہ سے سنیچر منگل کے روز تک اندر ہی اندر گھومتے رہے۔ باہر سے سب طرف تلاش کر نیوالے اُترے اور دل وجان سے ڈھونڈھا مگر بات کو اچانک سے ریونیو کھلائی دیا تب مسٹر سیٹن کے لئے تلاش شروع ہوئی اور قریب پانچ یا ۶ گھنٹے کے بعد یہ بھی ملگئے۔ بھوک سے دونوں کا حال خراب ہو رہا تھا لیکن وہ اب کچھ خطرے میں نہیں ہیں۔

سکاٹش چرچ کالج کے پرنسپل پادری جان لیمب کے ریٹائر ہونے کا جلسہ کلکتہ میں ہوا۔ اُن کے پرانے اور نئے طالب علموں نے فیرویل پارٹی دی اور ان کے ساتھیوں نے انکو ایک سونیکی جڑی ہوئی لاٹھی انعام دی۔

محمد عبدالرشید نائب تحصیلدار چھاتا ضلع متھرا لنڈن کے دربار میں بلائے گئے ہیں۔ اُن کے چچا عبدالکریم ملکہ وکٹوریہ کے منشی تھے اس وجہ سے اب ان کی عزت افزائی ہوئی ہے۔

جزیرہ جاوا میں اب پلیگ کا مرض پھیل رہا ہے۔ اور وہاں کی گورنمنٹ چوہوں کے مروانے کا بندوبست کر رہی ہے۔

ہندوستان کی کل ریلوے کی آمدنی بڑھتی جاتی ہے۔ چنانچہ اپریل کے پہلے ہفتے سالگذشتہ سے مقابلہ کرنے سے ۱۶۹۵۱۰ روپیہ کی بیشی ہوئی۔

یہ بات اب پورے طور سے طے پاگئی ہے کہ جلد چین کو افیون یہاں سے بھیجنا قطعی بند ہو جاویگا۔ پس اب گورنمنٹ کو تجویز کرنی ہے کہ کس طور سے ۷۰ یا ۷۵ اور چیم افیسروں کو دیگر محکموں میں جگہ دیجاوے۔

مشرقی بنگال اور آسام نے تعلیمی معاملات میں بہت ترقی کی ہے سنہ ۱۹۰۶ء میں ۱۲ لاکھ خرچ تھا اور سنہ ۱۹۰۷ء میں ۱۸ لاکھ ہوا۔ سنہ ۱۹۰۸ء میں ۲۲ لاکھ ہوا اور سنہ ۱۹۰۹ء میں ۲۲ لاکھ تک تھا۔ اور سنہ ۱۹۱۰ء میں ۲۰ لاکھ ہوا اور اس سال کا تخمینہ ۲۹ لاکھ کا ہے۔

یکم مئی سنہ ۱۹۱۱ء سے آسٹریلیا کی چٹھیوں کا محصول بجائے اڑہائی آنے کے صرف ا رہ گیا ہے۔

تار کی بہار

لندن ۲۰ مئی۔ تانجیر ایک تار برقی میں بیان ہوکہ انگورا سے خطوط آتے ہیں۔ ان میں بیان ہے کہ اعشاریوں نے بغاوت کی اور فرانسیسیوں کے تحت میں کام کرنے سے انکار کردیا۔ نیز یہی خبر ہے کہ فرانسیسی کالم کاسابلنیکا اور رباط سے فیض کو روانہ ہوا ہے۔ عام عرب جرگوں میں ایک طرح کا جوش پیدا کردیا ہے جو جہاد کا اعلان کررہے ہیں۔

طہران کی ایک تار برقی میں بیان ہوکہ مجلس نے ایک طولانی مباحثہ کے بعد امپریل بنک کے قرضہ کی منظوری دی۔

بحری و بری فوج کے مدرسوں اور سول ملازمین کے لئے خاص سامان مہیا کیا جاویگا۔ اور ان تمام کرنے والوں کے لئے خاصکر جو اپنے کام کرتے ہیں مطابق خواہشوں کے ایک تجویز طیار کی جاویگی جو انہوں نے میز تجویز نکالا ہے کہ اس طور پر ماہوار بیمہ کے آخرکار فاضل رقم بچ رہیگی جو ہم کو اس قابل کریگی کہ ہم ۶۵ سالہ عمر میں بڑھاپے کی پنشن حاصل کرسکیں۔

پیرس کا ایک تار مظہر ہے کہ فیض کے مراسلت سے واضح ہوا کہ ۱۰ اپریل کی شام کو بعد چار روز کے متواتر گزفتیابی کی جنگ کے میجر بریمانڈ وہاں پہونچے اور ان کی فوج کے ۳ آدمی مقتول ہوئے۔ مفرقہ والوں کو انہوں نے مغلوب نہیں کیا اور تجبر کی آمدورفت بند ہے۔

دہلی کے بازار میں ایک بڑی آگ لگی اور قریب ۲ لاکھ کا نقصان ہوا۔

مشنری اور کلیسیائی خبریں

لورپول میں ۱۴ فری چرچز ۲۴۰۵ سنڈے سکول ہیں اور سنڈے اسکولوں میں ۳۶۹۰۷ طلبا ہیں۔

پنجاب پریئر یونین کے ممبروں کی طرف سے خاص ہندوستان میں رہنے والے انگریزوں کی قسم قسم کی برائیوں سے پرہیز کرنے کے لئے دعا کی ضرورت بیان کی گئی ہے جن میں سے خاص خاص یہ ہیں (۱) اتوار کا توڑنا (۲) خودغرضی (۳) بے اخلاقی (۴) قماربازی (۵) شراب خوری وغیرہ وغیرہ۔

لڑکیوں کی تعلیم کی طرف مشنری صاحب جو جگہ بجگہ کوشش کرتیں اور مدارس قائم کرکے زر کثیر خرچ کرکے عورتوں کو علم کی برکت دینے کے لئے کوشش اور محنت کرتی ہیں وہ قابل تعریف ہے۔ حالمیں ایک شخص ایک لڑکی کو ایک مدرسہ میں لایا اور کہنے لگا کہ اس کے منگیتر نے جو انگلستان میں ہے لکھا ہے کہ وہ علم سیکھے اور انگریزی میں گفتگو کرنے کے لائق ہو ورنہ وہ اس سے شادی نہ کریگا۔ سچ ہے تعلیم یافتہ لوگ تعلیم یافتہ لڑکیوں سے شادی کرنا چاہتے ہیں وہ بے علموں کو پسند نہیں کرتے۔

میسور میں ویسلین اور لنڈن مشنز دونوں اعلیٰ زنانہ تعلیم کا کام کررہی ہیں۔ اور بڑی لاگت سے بڑے بڑے تعلیم کے مدارس اور عمارات بنا رہی ہیں۔

مدراس ایم۔ ای مشن پریس زیادہ بڑھایا گیا ہے۔ اس پریس سے انگریزی۔ تمیل۔ تیلگو کناریں۔ اور ہندوستانی میں کتابیں اور رسالے چھپتے ہیں۔

ایڈیٹوریل نوٹس

مسیح کی بخشش عامہ

نمبر ۱۳

جب خدا کے فضل بیکراں اور بخشش بے بیان کے وسیلے سے تائب گنہگار کی حالت بدلکر سزاوار عتاب کے مبارک روحانی نعمتوں سے بھرپور ہوجاتی ہے اور وہ اس حالت کو اس دنیا میں حاصل کرنے کے بعد فانی زندگی سے گذر جاتا ہے۔ تو اس کی روح جو غیر فانی ہے جسم کے خاک ہونے کے بعد آرام اور چین سے روز حشر کے میدان کے بڑے دربار تک محفوظ رہکر ابدی آرام کو بہشت میں حاصل کریگی جس کی نسبت لکھا ہے کہ اس جگہ دیدار الٰہی ہوگا۔ اور ایمان دار ہمیشہ اپنے آسمانی باپ کا چہرہ دیکھینگے جہاں نہ کوئی رنج و غم ہوگا اور نہ گناہ و موت ہوگی پر ابدالآباد تعریف اور خوشی اور شکر گذاری کی مبارک زندگی بسر ہوگی جسکے آخر ہونیکا زمانہ نہ ہوگا۔

اے ناظرین اگر آپ نے مسیحی ایمان کو قبول کیا ہے۔ اور طریق نجات انجیلی کے معتقد ہوگئے ہو تو آپ مبارک ہو آپ درحقیقت موت سے گزر کر زندگی میں داخل ہوگئے ہو۔ اب ابدی آرام اور ہمیشہ کی لازوال خوشی کے منتظر رہو جو یقیناً آپ کا حق ہے پر میں اس موقعہ پر ان ناظرین کی خدمت میں باادب ملتمس ہوں جنہوں نے اب تک شریعت پر تکیہ کیا ہوا ہے۔ اور اپنے نیک اعمال یا کسی اور طریق کو وسیلہ نجات تصور کیا ہوا ہے۔ وہ خبردار اور ہوشیار ہو جاویں اور بخوبی سمجھ لیں کہ ان کے بچاؤ کا



اصلی وسیلہ فضل کا ہی ایک وسیلہ ہے جسکی بدولت ان کی بیش قیمت روح خلاصی اور نجات پا سکتی ہے اور اس سے الگ رہ کر وہ ہرگز ہرگز نجات کو حاصل نہ کر سکیں گے۔ بلکہ عتاب الٰہی اور دوزخ کی سزا کے مستوجب ٹھہرینگے جس سے ان کو کوئی بچا نہ سکیگا۔ پس توبہ کرنے اور ایمان لانیکا موقعہ ہاتھ سے نہ کھووے ورنہ ہمیشہ کے لئے پچھتانا ہوگا۔

ہمارے ملک میں الٰہی انتظام سے خدا کے کلام کی اشاعت کا ضروری کام دوسرے ملکوں کے خرچ سے ہونا شروع ہوا اور اب تک ہو رہا ہے۔ مگر اب اس خرچ میں کچھ کمی نظر آنے لگی ہے۔ شاید یہ اس لئے ہے کہ خدا کی مرضی ہو کہ یہ بڑا کام خود اس ملک ہی کے لوگوں کے وسیلے سے کیا جاوے۔ اس کی نسبت ہمعصر کوکب ہند مطبوعہ ۱۱ مئی ۱۹۱۱ء اس طرح پر رقمطراز ہے کہ خبر ملی ہے کہ چرچ مشنری سوسائٹی کی آمدنی میں قریباً ڈیڑھ لاکھ روپیہ کی کمی ہے۔ گذرے سال کی کمی ملاکر اب قریب ۶ لاکھ کا قرض سوسائٹی کے اوپر ہے۔ امید تھی کہ امسال آمدنی زیادہ ہوگی اور قرض ادا کر دیا جائیگا۔ پر حال در حقیقت کچھ نہ کچھ انتظام فی الحال کے لئے کیا جاویگا۔ یہ کمی کا مسئلہ غور طلب ہو۔ اور اگر حال یہی رہا تو ضرور ہندوستان کو روپیہ کم بھیجا جاویگا۔ اور اگر ہندوستان کے دیسی مسیحی جوابدہی نہ پہچانیں تو کام میں تنزلی ضرور نظر آویگی اس کی کمی کی وجہ سے کلیسیائیں زور آور ہو جاوینگی۔ اور بڑے بڑے شہروں میں سارا بوجھ اٹھاوینگی نہ یہ حال کسی ایک خاص مشن کا ہے۔ پر سب کا یہی حال ہے۔ بعض بعض مشن کے کارکن حضرات سے زیادہ کام بڑھاتے جاتے ہیں۔ اور یہ ایک معقول کی بات ہے۔ کاش کہ ہم سب اس پر غور کریں اور عمل کریں"۔

ہم ہمعصر کے ساتھ ہم خیال ہیں اور چاہئے کہ اتنے برس کے بعد اس ملک کے مسیحی اپنی ذمہ واری کو پہچانیں۔ اور اشاعت مذہب کے لئے خود انتظام کریں نہ کہ دوسرے ملکوں پر منحصر رہیں۔ کیونکہ اُن پر بھی کوئی فرض ہی چاہئے کہ وہ اپنا فرض خود پورا کریں اور خدا کے مبارک کام کو حتی المقدور اپنے ہی کاندھوں پہ اٹھاویں نہ کہ دوسروں کی طرف تاکتے رہیں شاید موجودہ حالت خدا کی طرف سے جتانے کے لئے ہیں کہ بیدار کرنیکا ایک طریقہ ہو۔ چاہئے کہ ہم اس اشارے کو سمجھیں اور کام کے لئے آمادہ ہو جاویں۔

شاہی دربار کی تیاریاں مقام دہلی میں دھوم دھام سے ہو رہی ہیں۔ امید ہے کہ اپنی طرز کا یہ جشن پہلا ہوگا۔ جس میں تمام ملکوں کے مہاراجگان اور بڑے بڑے عالی مقدار صاحبان تشریف فرما ہونگے۔ اور شہنشاہ ہند کی تاجپوشی کی رسم عمل میں لائی جاویگی۔ ہندو صاحبان بقول ہمعصر یہ چاہتے ہیں کہ راج تلک کے موقعہ پر تلادان کیا جاوے یعنے شہنشاہ اور ملکہ کے ہموزن سونا خیرات کیا جاوے جیسا کہ قدیم بادشاہوں کی تاجپوشی کے موقعہ پر دستور چلا آیا ہے۔ مگر یہ عمل اس حالت میں ہوگا اگر شہنشاہ اس کی منظوری دیں گے ہمعصر کوکب ہند مسیحیوں کو رائے دیتا ہے کہ کیا بہتر نہ ہوگا اگر شہر دہلی میں ہندوستان بھر سے دیسی مسیحی فراہم ہوں۔ سب ایک جگہ ٹھہریں اور اپنی وفاداری اور نیک نیتی کا رزولیوشن پاس کریں اور شہنشاہ سلامت کے پاس بھیجیں۔ جلوس کی راہ پر سب ملکر فراہم ہوویں اور جھنڈے وغیرہ بھی موجود ہوں۔ اور ہر طور سے اپنی خوشی ظاہر کریں اور ہندوستان کے لوگوں پر ظاہر کریں کہ دیسی مسیحی بھی ایک قوم ہوگئے ہیں۔ اور دن بدن ترقی کرینگے۔ عام گمان ہے کہ یہ لوگ اب تک بہت ہی ہیچ اور شمار میں کم ہیں۔ مگر یہ بات ترجیح نہیں اس کو ظاہر کرنا بہت ضروری ہے۔ ہم ہمعصر کے ساتھ اس میں اتفاق ظاہر کرتے ہیں۔ ضرور ہے کہ عیسائی لوگ ایسا اتفاق کریں۔ اور دوسری قوموں کے ساتھ برابری اور مساوات کا درجہ قائم رکھیں۔ ورنہ وہ وقت جلد آویگا جب یہ تمام قومیں ہر بات میں ترقی کا درجہ لے لینگی۔ اور عیسائی قوم تو مری نہ ہیگی اور سب سے پیچھے رہکر گمنام ہی رہیگی۔ کیا یہ کچھ مشکل امر ہے۔ نہیں ہرگز نہیں بلکہ اصلی طور سے مسیحی اپنی نمک حلالی اور فرمانبرداری کو اپنے شہنشاہ کے سامنے دیگر اقوام کی نسبت زیادہ زور کیساتھ ظاہر کر سکتے ہیں۔ کیونکہ وہ سرکار کی ایک فرمانبردار اور بکر خیر خواہ رعیت ہیں اور ان کو احساسات کے اظہار کے لئے ہر صورت سے فائدہ ہی ہو۔ جبکہ وقت ہی ایک نادر ہے۔

ریویو۔ خادمان مسیح۔ اس نام کی ایک کتاب ۹۰ صفحوں کی کرسچن لٹریچر سوسائٹی فار انڈیا کی طرف سے شائع ہوئی ہو۔ اس میں چند مشہور مسیحی بزرگوں کی پُرتکلیف اور کامیاب زندگی کی دلچسپ حکایتیں درج ہیں۔ مروجن حروف میں یہ کتاب چھپی ہو۔ انگریزی کتاب A book of Heroes کا ترجمہ ہے جو مسٹر بی۔ ایل ٹھاکر صاحب نے رومن میں کیا ہے۔ بہت عمدہ بامحاورہ ترجمہ ہے۔ مسیحی بزرگان کے یہ نہایت دلکش حالات ہیں جن کی عجیب و غریب زندگیاں اور جاں نثاریں سے ہر ایک مسیحی نمونے سکتا ہے ہم سفارش کرتے ہیں کہ تمام مسیحی اس عمدہ کتاب کو منگوا کر مطالع کریں اور خاص طور سے لڑکوں لڑکیوں اور مومن کے اصلی کاموں کی طرف شوق دلانے کیلئے یہ کتاب از حد مفید ہے اس

[illegible] سے مل سکتی ہے۔

دینی سوال و جواب

اڈیٹر ریویو آف ریلیجنز کو جواب

قولہ۔ اس کے جواب میں آنحضرت نے جبھی نرمی اور خلاق سے فرمایا "ہم میں آپ کا کیا حرج ہو اگر آپ مجھے کچھ دیر ٹھہرنے دیں کرنے اور مہمانوں کو کھانا کھلانے کی اجازت دیں۔ بلکہ اس دعوت میں آپ لوگ بھی شریک ہوں"۔

اقول۔ نرمی کیا تھی سراسر سختی تھی جس حال میں کہ ان کا اقتدار پیدا ہو چکا تھا۔ اور اب زبردستی سے خواہ مخواہ زیادہ دیر تک اُن کو دکھ دینا تھا کیونکہ وہ بیچارے خوف کے مارے گھر وغیرہ چھوڑ چھاڑ کر کہیں کہیں بھاگ گئے تھے۔

قولہ۔ سرداران قریش سمجھ گئے کہ نبی کریم اُن کے درمیان ٹھہر کر قریش کو اپنے حسن سلوک سے مسخر کرنا چاہتے ہیں۔

اقول۔ کیوں نہ سمجھتے وہ تو اپنی آنکھوں سے تمام کارروائی دیکھ رہے تھے۔ مسخر کیا کرنا تھا حکمت عملی کا دکھلانا تھا۔ یہ قریش سب کچھ سمجھتے تھے۔

قولہ۔ انہوں نے جواب دیا "ہمیں آپ کے کسی کھانے دانے کی ضرورت نہیں۔ آپ کی مہلت کا مقررہ وقت گزر چکا ہے۔ اس لئے آپ اب ہمارے ہاں سے چلے جائیں"۔

اقول۔ قریش حق بجانب تھے۔ شرط کو پورا کرنا چاہتے تھے اور چوتھے روز بھی شرط پوری نہ ہوئی اس لئے وہ اصرار کرتے تھے اور چلے جانے کو کہتے تھے۔

قولہ۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاہدہ وفائی کے لحاظ سے فوراً کوچ کا حکم دیدیا۔

اقول۔ لاچار ہو کر جواب دینا پڑا ورنہ جی تو چاہتا تھا کہ کچھ روز اور وہاں پر ٹھہریں۔

قولہ۔ ناظرین ایک طرف حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مہربانی اور صلح کی کوششوں پر نظر ڈالیں۔ اور دوسری طرف قریش کی سنگدلی ملاحظہ ہو۔

اقول۔ صلح کی کوششوں میں اگر دوسری طرف سے تیار ہوتے تو اُمید تھی کہ صلح ہو جاتی پر موقعہ بموقعہ دونوں طرف سے جنگ پر آمادہ ہو جاتے تھے اور آتش غضب ہر دو طرف سے بھڑک جاتی تھی۔ کیونکہ عرب کی قوموں کا دستور العمل ہی لڑنا اور لوٹنا تھا تو پھر وہ صلح کس طرح سے کر سکتے تھے؟ لیکن زیادہ تر فرض صلح کا حضرت کی طرف سے تھا۔ کیونکہ وہ اپنے کو نبی کی حیثیت اور دینی پیشوا ہونیکا دعویٰ رکھتے تھے۔ مگر اُن کی طرف سے جنگ کے اعلان ہوتے رہے۔ بلکہ بذات خاص مہموں پر وہ خود جاتے تھے تو اس حالت میں صلح کون کرتے؟

قولہ۔ ایسے وقت جب قریش کی طاقت کا خاتمہ ہو چکا تھا۔ اور جبکہ ایک ہی حملے میں اُنکا کام تمام ہو سکتا تھا حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا انکو چھوڑ دینا قریش صاف بتلاتا ہے۔ کہ آپ کو مجبوراً تلوار نیام سے باہر نکالنی پڑی

اقول۔ خواہ کسی طرح سے کیوں نہ ہو تلوار کھینچی صاف ظاہر ہے کہ آنحضرت نے تلوار نیام سے باہر کی ایک موقعہ پر نہیں بلکہ صدہا ہزارہا موقعوں پر تو کیا یہ سکا عذر ہو سکتا ہے کہ یہ فعل مجبوراً کیا گیا؟ اور کیا مجبوراً خلاف شریعت کوئی فعل کرنا خدا کے سامنے عذر کی جا ہو سکتا ہے کیوں صاف طور سے اقرار نہیں کیا جاتا کہ عرب کے تمام جنگ و جدل خوشی و آزادگی سے اپنی بہتری کیلئے دنیاوی جاہ و عزت و حشمت اور سلطنت کے قائم کرنیکی نیت سے کئے گئے ہیں۔ باقی آئندہ

اقتباس

صبر دولت کی افزودگی میں نہیں ہے۔

صبر دولت اور جواہرات کے زیادہ اور کثرت سے جمع ہو جانے سے پیدا نہیں ہوتا۔ بلکہ بے صبری کی آگ کے دور کرنے سے۔ دولت دنیا اخروٹ کی مانند ہے جو جس کپڑے میں وہ رکھا جاتا ہے۔ اُس کو پھاڑ ڈالتا ہے اور شکم پوری بھی نہیں کرتا بلکہ پیٹ میں سختی پیدا کرتا اور معدہ میں ہوا بھرتا ہی ہاں تمھاری روحیں دولت دنیا سے سخت اور گناہ آلودہ ہو جاتی ہیں۔ پر آسودہ کبھی نہیں ہوتیں دولت دنیا سے سیری کسی کو حاصل نہیں ہوتی۔ اگر آج کوئی دس ہزار پونڈ سے صابر ہے۔ کل دس لاکھ پونڈ رکھتے ہوئے صابر نہیں ہو۔ بلکہ کروڑوں پونڈ کا مالک ہونا چاہتا ہے۔ علیٰ ہٰذا القیاس دولت سے کوئی شخص کبھی سیر نہیں ہوا۔

ٹی۔ فُلر۔

ٹرینکو میں سیرن سیمیوں کی ایک بڑی کانفرنس میں پہلے ۱۲ ہزار آدمی شریک ہوئے تھے۔ اور آخری دن ۱۸ ہزار تک تعداد ہو گئی اور اسکے علاوہ سینکڑوں خیموں میں تھے جو پنڈال کے چوگرد کھڑے تھے۔ یہ عجیب کانفرنس تھی۔



مراسلات

اظہار حقیقت

شعر

گدڑیوں میں لعل اور راکھوں میں کب کندن چھپا
شعلۂ آتش بھلا کب زیر دامن چھپ سکے

جو شخص جوہری نہیں وہ سونا اور ملمع میں بھی تمیز نہیں کر سکتا بلکہ وہ ملمع کی ظاہری بھڑک کو دیکھکر سونا ہی سمجھیگا۔ ایسی حالت میں جوہری کا فرض ہے کہ وہ سونا اور ملمع کی انگشتری کو اس شخص کے سامنے ہی اگنی میں ڈالدے بس اگنی دو منٹ میں ہی سونا اور ملمع کے گن کو الگ الگ بتا دیگی یعنی سونا کی چمک اگنی سے دگنی ہوجائے گی اور ملمع پر سیاہی چمک کے سیاہی آجائیگی۔ ایسا ہی دینی تحقیقات کے لئے دہارمک لوگوں کا فرض ہے کہ وہ موجودہ پرچلت دہرم روپی انگشتریوں کو گیان اگنی روپی بھٹی میں ڈالدے تاکہ ستیہ استیہ کا نرنیہ ہو اور معاملہ صاف ہوجاوے۔

میری سمجھ میں اپنے خیال کے مطابق بلا تحقیق ہی ویدک دہرم کو سب سے افضل اور اصلی جانتا تھا اور کبھی خیال منتشر ہو بھی جاتا تو اس وید منتر سے وہ اس سندھہ جاتی رہتی ہے ام ورہم کلیانی ماو دانی بجے بھشہم راجنیہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

کیونکہ یہ وید منتر بلا امتیاز ذات پات سب کو وید پڑھنے کا اپدیش دیتا ہے۔ جس سے سدھ ہوتا ہے کہ وید پرماتما کی بانی ہے جس سے کہ مستفید ہوتے ہوئے ہر کس و ناکس پر ماتما کے دئیے ہوئے سورج کی طرح فائدہ اٹھا سکتا ہے لیکن آجکل کے موجودہ برتاؤ اور جاتی ابھمان کو دیکھکر ماننا پڑتا ہے کہ وید پرماتما کی بانی نہیں ہے۔ یہ بھی کوئی کہے کہ نہیں یہ ذاتی کمزوری ہے تو بھی معاملہ صاف ہے کیونکہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ذاتی کمزوری کن میں۔ تو بہرحال کہنا پڑیگا کہ ویدوں پر وشواش رکھنے والوں میں جس سے صاف سدھ ہوتا ہے کہ جو بانی اپنے وشواشیوں کو ہی پریکٹیکل جیون نہیں دیسکتی۔ وہ دوسروں کے لئے کہاں تک مستفید ہو سکتی ہے۔ اور جس سے ہر ایک مستفید نہیں ہو سکتا۔ وہ پرماتما کی بانی نہیں ہے۔ باقی رہی یہ بات کہ ویدوں میں بھی سب کی بھلائی کے لئے اپدیش ہے۔ سو وہ بائبل کی نقل ہے۔ دیکھئے منسجہ بالا وید منتر بعینہ اس آیت کا ترجمہ ہے کہ اے ساری امتو یہ سنو کان دہرو تم سب جو دنیا میں بستے ہو کیا ادنےٰ کیا اعلےٰ کیا دولتمند کیا محتاج سب ایک ساتھ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

اور جتنے بھی ہنس ہتیہ کے ویدوں میں منتر ہیں وہ بھی سب بائبل کی نقل ہے۔ جیسا کہ میں تیرے گھر کا بیل نہ لونگا۔ نہ تیرے باڑے کا بکرا۔ کیونکہ جنگل کے سب جانور میرے ہیں۔ اور کوہستان کے حیوانات ہزارہا۔ میں پہاڑ کے سب پرندوں سے آگاہ ہوں اور دشتی چرندے میرے ہیں۔ اگر میں بھوکا ہوتا تو تجھ سے نہ کہتا۔ دنیا اور اس کی معموری میری ہے کیا میں بیلوں کا گوشت کھاتا ہوں۔ یا بکروں کا لہو پیتا ہوں تو شکرگزاری کی قربانیاں خدا کے آگے گذران اور حق تعالےٰ کے حضور اپنی نذریں ادا کر۔ علاوہ ازیں اور بھی بہت سے وید منتر ہیں جو کہ بائبل کی آئتوں کا بعینہ ترجمہ ہے۔ جو کہ موقعہ بموقعہ سیوا میں بھینٹ کرتا رہونگا۔ پس اگر کوئی دنیا میں سچی پستک پرماتما کی طرف سے ہو سکتی ہے تو وہ بائبل ہے جس پر کہ ایمان لانا ہر کس و ناکس کا فرض ہے۔ پس امید ہے کہ ویدک دہرمی خصوصاً اور آریہ مت والے عموماً منسجہ بالا لیکھہ اظہار حقیقت سے مستفید ہوتے ہوئے بائبل روپی امرت کے چشمے سے اپنی آتما کو شانت کرینگے۔ اتی سم

ویدک دہرم کا سچا خیرخواہ ایک ودیارتھی آریہ پرچارک

از دہلی۔

روح انسانی

جب ہم ویدانتی یا صوفی سے دریافت کرتے ہیں کہ روح انسانی کے خدا ہونے میں تمہارے پاس کیا دلیل ہے؟ تو کہا کرتے ہیں کہ جو صفات تم خدا کو دیتے ہو مثلاً رحیم و علیم محبت و عدل وغیرہ علیٰ ہذا القیاس انسان بھی انہیں صفات سے متصف ہے۔ اس لئے یہ خدا ہے۔

واضح ہو کہ یہ تعلیم صریح کتب الہامیہ کے خلاف ہے مخلوق کبھی خالق نہیں ہو سکتا۔ تمہارا فیصلہ نامکمل اور ادھورا ہے جو عقل و نقل کے برخلاف ہے۔ ہم صنعت اور وہ ہمارا صانع۔ ہم سرشت سے گناہگار ہیں۔ لیکن وہ واجب الوجود ہر ایک عیب سے منزہ اور مبترہ ہے۔ ہمارا علم ناقص اور ناکامل ہے۔ خدائی علم کا جو کامل ہے ہرگز مقابلہ نہیں کر سکتا محدود و لامحدود کی نسبت ہی کیا ہے بقول شخصے

چہ نسبت خاک را با عالم پاک

ویسی ہی تیری رحیمیت کی حالت ہے۔ تیرا عفو بخشش و اقتاب یہ محدود ہے لیکن اس رحیم کی رحمت پر غور کر کے دیکھ کہ کس قدر وسیع اور عام ہے۔ جیسا کہ کلام اللہ میں لکھا ہے۔ کیونکہ وہ اپنے سورج کو بدوں اور نیکوں دونوں پر چمکاتا ہے۔ اور

راستبازوں اور ناراستوں دونوں پر مینہہ برساتا ہے۔ متی ۵: ۴۵ یعنی دوست دشمن ہر دو کو روزی پہونچاتا ہے۔ نہ تیری مانند غرض و اقارب پر محدود۔ ویسی ہی تیری محبت ہے تو تو اُن کو سلام کرتا ہے۔ جو تجھے سلام کرتے ہیں۔ اور اُن سے محبت رکھتا ہے جو تجھ سے محبت رکھتے ہیں۔ ذرا سی شکر رنجی پر تلوار کھینچ لیتا ہے۔ اور اپنے لئے ہلاکت پیدا کرتا ہے۔ دیکھو وہ خدائے قادر ذوالجلال نہایت ہی بردبار ہے وہ یوں فرماتا ہے۔

"اے محنت اٹھانیوالو اور بوجھ سے دبے ہوئے لوگو سب میرے پاس آؤ میں تمہیں آرام دونگا۔ میرا جوا اپنے اوپر اُٹھالو۔ اور مجھ سے سیکھو کیونکہ میں حلیم ہوں۔ اور دل کا فروتن تو تمہاری جانیں آرام پائینگی۔ کیونکہ میرا جوا ملائم ہے۔ اور میرا بوجھ ہلکا۔" متی رسول کی انجیل ۱۱: ۲۸ و ۲۹ - پھر دوسری جگہ فرماتا ہے

اپنے تئیں دھوؤ آپ کو پاک کرو۔ اپنے برے کاموں کو میری آنکھوں کے سامنے سے دور کرو بدفعلی سے باز آؤ۔ نیکوکاری سیکھو۔ انصاف کے پیرو ہو۔ مظلوموں کی مدد کرو۔ یتیموں کی دادرسی کرو۔ بیوہ عورتوں کے حامی ہو

اب آؤ کہ ہم باہم حجت کریں۔ خداوند کہتا ہے۔ اگرچہ تمہارے گناہ قرمزی ہوں پر برف کی مانند سفید ہو جائینگے اور ہرچند وے ارغوانی ہوں پر اون کی طرح اُجلے ہونگے۔ یسعیاہ نبی ۱: ۱۶ تا ۱۹

پس اے عزیز دوست محدود لامحدود نہیں ہو سکتا۔ نہ مخلوق خالق۔ خالق نے سب کائنات کو نیست سے ہست کیا۔ اس کے حکم سے سب اشیاء ویسی ہی اور ویسی ہی پیدا ہو گئیں۔

مخفی نہ رہے کہ پیدا کرنے اور ایک چیز سے دوسری چیز کے بنانے میں فرق عظیم ہے۔ ہم اس کو ایک مثال لاکر واضح کرینگے۔ تاکہ سمجھنے میں آسانی ہو جائے۔ مثلاً بڑھئی جب کوئی میز یا کرسی بنانی چاہتا ہے تو یہ نہیں کہتا کہ ہو جا۔ بلکہ لکڑی لیتا اور دیگر آہنی اوزار لیکر اس کا ڈھانچہ بناتا ہے۔ اور رندہ لیکر صاف کرتا ہی تب میز و کرسی وغیرہ بنتی ہیں۔ لہذا ہم اس کو نیست سے ہست کرنا نہیں کہتے کیونکہ اس نے دیگر اشیاء کو استعمال کرکے ایک چیز کا وجود بنایا۔ جنہیں خدا نے پیدا کیا فقط کانٹ چھانٹ کرکے اپنے مطلب کے موافق صورت تبدیل کرلی۔ انسان نے آجتک کوئی چیز از خود پیدا نہیں کی۔ لیکن خدا نے سب کچھ اپنے کلمہ سے پیدا کیا۔ اور خالق کہلایا۔

اے خود کو خدا کہنے والے مرد میدان بنکر ہمارے مقابلہ میں آ اور ہم کو بتا کہ تو نے کیا پیدا کیا؟ جو خالق ہونیکا دم مارتا ہے۔ دیکھو خدا نے سب کچھ نیست سے ہست کیا۔ نابود سے بود فرمایا۔ آسمان اُس کی دستکاریاں بیان کر رہا ہے اور زمین اُس کے کرشمے دکھا رہی ہے۔ آفتاب و ماہتاب کواکب اور سیارگاں ایسی شان و شوکت سے درخشاں ہو رہے ہیں کہ جن کی چمک دمک کے آگے انسانی نظریں خیرہ ہو رہی ہیں۔ علاوہ ازیں خدا کی مخلوقات کروڑوں اقسام کی نظر آ رہی ہیں۔ جو اس نے اپنی قدرت کاملہ سے ایکدم خلق کر دیں۔ لیکن تم نے تو کچھ پیدا کرکے نہ دکھایا۔ مفت میں ندامت لی۔ اب فیصلہ کا وقت ہے۔ روح کو کہو مثل خدا کے کوئی نئی مخلوق پیدا کرے۔ ہم آپ کے دعوٰی کو بلا کسی قسم کی حجت کے مان لینگے۔ لو اُٹھو اور اپنے دعوٰی کی تصدیق کرو۔ ورنہ بروقت خاموشی بجز گریہ کے اور کچھ نہ سمجھا جائیگا پس اس کلمہ کفر سے باز آؤ۔ کیونکہ یہ وہ کفر ہے کہ جس سے آسمان گر پڑے اور زمین پاؤں تلے پھٹ جائے۔ اس مہلت وقت کو غنیمت جانو۔ ورنہ عدالت ایزدی آگے کی نسبت بہت قریب ہے۔ بقول شخصے

تو مشو مغرور بر حلم خدا
دیر گیرد سخت گیرد مر ترا۔

باقی آئندہ

الراقم پادری یعقوب مسیح ایس۔ پی۔ جی مشن جہلم

شام غربت

گزشتہ اشاعت سے آگے

اب ناظرین دیکھیں کہ جب وہ گھر سے جدا ہوا۔ تو کس عیش سے رہا اب تو بدن پر نہ کپڑا اتنا نہ سر پہ ٹوپی اور نہ پیروں میں جوتی۔ برے حالوں سے پیدل کنگال گدایانہ ہوئے در بدر مانگتے پھرتے ہیں۔ پہلے اُس سے لوگ مانگتے تھے۔ اب آپ خود لوگوں کے دست نگر ہیں۔ یا میرے خدا تیرے عجیب ڈھنگ ہیں تو گھڑی میں فقیر کو امیر اور امیر کو فقیر کردے۔ سو یہ حضرت دن کو تو کانٹے کوسوں کی مسافت طے کرکے اور صبح شام مانگ کر اپنا پیٹ بھرتے۔ سو یہ بولی یک چل چلاؤ ہو چکا اور در در کی روٹیاں کھا چکے۔ تو اپنے وطن کے نزدیک آ پہونچے تو اس وقت خدا کا شکر بجا لائے کہ میرے خدا تو نے مجھے میری منزل کے ٹھکانے تو پہونچایا۔ ہوتے ہوتے اب اپنے باپ کے محل کے نزدیک ہی تھا کہ باپ نے دریچے سے فقیرانہ صورت میلے کچیلے کپڑے سر اور پاؤں سے ننگی دیکھی۔ ہاں ظاہرا تو گدا معلوم ہوتا تھا۔ پر شکل اسے اپنے لخت جگر کی معلوم پڑتی تھی



ہاں وہ نور عین بصارت چشم جس کو کن کن تمنا دل سے پالا اب اسے کھڑکی سے دیکھتے ہی فوراً محل کے باہر خود دوڑا دوڑا آیا اور کسی بات کا خیال نہ کرکے محبت پدرانہ سے چھاتی سے لگایا اور اسی وقت مارے خوشی کے اُس کے آنسو نکل پڑے۔ اب تو اس گم گشتہ فرزند کے پا جانے یا یوں کہئے کہ مردوں میں سے زندہ ہو جانے کی خوشی ہونے لگی۔ نوکروں کو ضیافتوں کے کرنے اور خوشی کرنے کے لئے حکم دیا۔ تھوڑے ہی عرصہ میں لوگوں کے جوق کے جوق آ موجود ہوئے اور سب غربا اور مساکین کو کھلایا پلایا۔ اور کہنے لگا کہ یہ میرا وہ فرزند ہے جو کہ گم ہو گیا تھا۔ اب ملا ہے۔ مر گیا تھا اب زندہ ہوا ہے تمہیں اس خوشی میں شامل ہونا لازم تھا۔ ہاں یہ کون تھا یہ وہ مصرف بیٹا تھا جو کہ اپنے باپ سے اپنی جائیداد لیکر اور اُس کو بدچالی میں گنوا کر واپس تائب ہو کر لوٹا۔ اور پھر فرزند ہونے کا استحقاق حاصل کیا۔ ہاں ہم بھی خدا کی طرف سے اس چند روزہ دنیا میں مسافروں کی طرح کچھ نہ کچھ لیکر آئے ہیں۔ اور ہم اس ترکہ کو جو خدا نے اُنہیں دیا۔ اس نعمت عظمیٰ کو جو خدا نے ہمیں بخشی اس دنیا میں خراب کر دیتے ہیں اور اُس مصرف بیٹے کی طرح بالکل بے بس اور بے درماں ہو جاتے ہیں اس وقت اُس کی طرف سچے دل سے تائب بننے اور پھرنے کا موقعہ ہے۔ وہ ہماری خطاؤں کو دُور پھینکنے اور ہمارے گناہوں کو حساب میں نہ لانے کو طیار ہے وہ کس محبت بھری آواز سے کہتا ہے اے تم جو گناہوں کے بوجھ سے دبے اور لدے ہوئے ہو۔ تم میرے پاس آؤ کہ میں تم کو اس تکلیف سے رہائی دونگا۔ میرا جوا جو کہ میں دل سے حلیم اور خاکسار ہوں اپنے اوپر لو ہاں وہ تو ہر وقت ہمیں کہتا ہے کہ اب نجات کا دن ہے۔ اب قبولیت کا وقت ہے۔ ہاں

اے میرے پیارے ناظرین آپ سب میرے ساتھ ہو کر اُس کی طرف لو دیں تاکہ ایسا نہ ہو کہ یہ موقعہ ہاتھ سے جاتا رہے۔ آمین ثم آمین۔ فقط

خاکسار۔ این پی پروانہ ٹیچر سی پی بی ہائی سکول لودیانہ۔

دوسرا سالانہ مسیحی جلسہ لودیانہ

زمانہ گذشتہ اور عہد سلف کی تواریخ اس بات کی شاہد ہے کہ ان عورتوں اور مردوں نے کن کن تکالیف کو برداشت کرکے شہادت کا پایا انسب جانا اور دنیوی رنج و افگار کو ہیچ سمجھا۔ ہاں کیوں صرف اس واسطے کہ وہ اعلےٰ انعام فردوسی اور تاج بہشتی اُن کو ملنا تھا۔ جو کہ ہر ایک ایماندار کے واسطے تیار ہے۔ مسیح نے مرقس کی انجیل میں اس زندگی کو تمثیل کے طور پر سمجھا دیا ہے (۱) تخموں کا زمانہ (۲) بالیں درخت میں یعنی کچے پھل (۳) طیار دانوں کا زمانہ یعنی پکے پھل۔

خدا کو موقعہ دیں کہ وہ ہماری روحانی زندگی کو بڑھا دے کسی شخص نے صاف طور پر ۵ آدمیوں کو کہا کہ تم نے اپنی زندگی کے بڑھانے کے لئے کلام کے خالص دودہ کی تلاوت کی پرورش میں پائی اسی طرح ہم کو چاہئے کہ اس زندگی کے بڑھنے کے اُن ذرائع کو بطور خوراک اپنی روحانی زندگی میں لیں جو ادپر درج کئے گئے ہیں۔ یعنے خاص طور پر روح محبت۔ کلام جو روحانی زندگی کے بڑھتے ہیں۔ لو ناظرین میاں تک ۴ اپریل یعنے پہلے روز کی دوپہر ختم ہوئی۔ اگلے ہفتے پھر آپ سے بشرط زیست حالت تحریر میں بذریعہ اخبار ملاقی ہونگا۔ کاش کہ خداوند آپ یہاں جلسوں کے مکاشفہ کا جاوہ عطا کرے۔ جیسا اس نے محبہ گنہگار پر کیا ہے۔ آمین ثم آمین۔

بروز ۴ اپریل سنہ ۱۹۱۱ء گیت اور دعا ۲ بجے سے ۵ بجے تک

درس از جناب پادری جے این فورمن صاحب۔ ذکریا چوتھا باب۔ یوحنا کی انجیل چوتھا باب ۵ آیت روح القدس۔ جناب مسٹر جان خاں صاحب نے چند الفاظ میں روح القدس کے خواص کی بابت بیان کیا یعنے روح القدس کا اوّل کام ہماری حالت بتلانا۔ ہمیں قائلیت تک پہونچانا۔ یعنے اپنے گناہوں پر رولانا ہے۔ ہاں روح القدس جب آتا ہے تو ہمیں گناہ دکھاتا ہے اور ہر چھوٹے بڑے گناہ کو آنکھوں کے سامنے لاتا ہے۔ وہ ہم کو بے قرار بےچین کر دیتا ہے۔ وہ گناہ آلودہ فوٹو ہمارے سامنے بلیک بورڈ کی طرح پیش نظر کرتا ہے۔ روح القدس کی زندگی صلیب کی زندگی ہے۔

پھر پادری پی سی اوپل صاحب مقیم انبالہ چھاؤنی نے اس قدر و بیش قیمت اور گوہر نایاب زبان حال شیریں مقال سے سامعین کے گوش گزار کئے۔ کہ عجیب طور سے ایک سناٹا سا جاری ہو گیا ہاں یہ خداوند کی روح نے اپنا کام ٹھیک سی حالت کا سا کیا۔ آپ نے فرمایا کہ عیسائی کی زندگی بہتی ہوئی چاہئے لفظ بہتی پر ناظرین ذرا غور کریں۔ پانی جس کے لئے یہ لفظ زیادہ مستعمل ہوتا ہے ایسی شے ہے جو کہ بہنے سے میٹھا۔ تر و تازہ۔ خوش ذائقہ دار پُر لذت اور مفرح۔ زود ہضم اور دماغ کو طاقت دینے والا ہوتا ہے۔ بند پانی بدبودار۔ بدذائقہ بے لذت صحت کے لئے ناخوشگوار اور مضر ہوتا ہے۔ اسی طرح ہماری زندگی کا حال ہے۔ کہ اگر ہماری

زندگی بنتی نہ ہووے تو بند پانی کی طرح ہماری زندگی میں سے بدبو اور گھن آویگی۔ لوگ کراہیت اور حقارت سے ہماری طرف نظر کرینگے اور ہم دنیا میں اور خدا کے سامنے شرمندہ معلوم ہونگے۔ باقی آئندہ

برکت کا برتن

از اے۔ ایم۔ شاہ

بزرگ بشپ وارن صاحب نے چند ماہ کا عرصہ ہوا۔ کہ کوکب ہند میں ایک مضمون شائع کیا تھا۔ کہ کیونکر ہماری کلیسیائیں چندہ وصول کر سکتی ہیں اور نیز جو طریقہ جنوبی ہندوستان میں بغرض چندہ مروج ہو رائج کیا جاوے۔ علاوہ اس کے بشپ وارن اور بشپ رابرسن صاحبان نے نارتھ ویسٹ انڈیا کانفرنس میں بھی اس کی ضرورت پر تاثیر لفظوں میں بیان کی یہ تحریک یہاں تک محدود نہ رہی بلکہ ایک عملی صورت میں ہویدا ہوئی۔ چنانچہ ہماری کانپور کی ہندوستانی کلیسیا نے اپنے بھائیوں سے درخواست کی کہ ایک برتن (گھڑا) اپنے اپنے گھروں میں رکھیں اور جو کچھ کھانا آپ پکانے کی طیاری کریں۔ اُس میں سے ایک چٹکی آٹا یا ایک مٹھی چاول وغیرہ اسی برتن میں ڈالدیں اور دیکھیں کہ خدا آپ کے دسترخوان پر کتنی برکت عنایت فرماتا ہے۔ یہ تحریک بر آور ہوئی۔ اور ہمارے خاندانوں میں اس پر عمل کیا گیا۔ اور قریب ۲۰ سیر آٹا اور ایک روپیہ نقد پہلی دفعہ میں جمع ہوا۔ یہ مقدار پاسٹر صاحب کے سپرد کی گئی۔ اور انہوں نے اُس کو فروخت کر کے اس کی قیمت ریکارڈنگ سٹیورڈ کے حوالہ کی۔ اس صورت میں ایک اچھی خاصی امداد کلیسیا کو ایک معمولی سے توجہ سے ہو سکتی ہے۔

مذکورہ بالا سطور سے صاف عیاں ہے کہ یہ طریقہ کیسا سادہ اور نیز بلا کسی تکلیف کے رائج ہو سکتا ہے۔ مثل مشہور ہے۔ "سو جنے کی لکڑی ایک جنے کا بوجھ"۔ میرا خیال ہی نہیں بلکہ میں کمال شوق سے کہہ سکتا ہوں کہ آپ صاحبان اپنی کلیسیاؤں کو ایسے طریقہ سے امداد دیں تو ایک خاصی رقم جمع ہو کر مبارک خدمت میں ہم کو کامیاب کر سکتی ہے۔ یہ ضرور ہے کہ یہ طریقہ ہماری وسیع نظروں اور فیاض دلوں کے واسطے حقیر ہے۔ لیکن یاد رکھنا چاہیے کہ بقول شاعر "قطرہ قطرہ شود دریا"۔ دنیا میں کسی شے کو کم و کمزور نہ سمجھنا چاہیے۔ ممکن ہے کہ اس کے ساتھ اس بڑے قادر کا ہاتھ بھی ممد و مددگار ہوگا۔

میں یہ عرض کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ کیونکر ہماری ہندوستانی کلیسیا گھروں سے ان برکت کے برتنوں کو خالی کر کے جمع کردہ اشیا لا سکتی ہیں۔ ہماری کلیسیا میں دو دستی در کوزہ ہر حلقہ کے لئے مقرر ہیں۔ وہ ہر مہینہ میں دو مرتبہ گھروں میں جا کر اس برکت کے برتن سے جو کچھ اُس میں موجود ہے لے آتی ہیں اور اُس کو پادری صاحب کے حوالہ کر دیتے ہیں۔ وہ اُس کو بیچ کر ریکارڈنگ سٹیورڈ کے سپرد کر دیتے ہیں۔

اب میں کلیسیا بزرگوار سے باادب درخواست کرتا ہوں کہ مذکورہ بالا طریقہ پر غور فرما کر اپنی سنجیدہ رائے سے اور نیز اگر کوئی ترمیم و اضافہ کی ضرورت ہو تو مطلع فرما کر راقم کو ممنون فرماویں۔ تاکہ بموجب ارشاد عملدرآمد کیا جاوے۔ اور نیز آپ صاحبان بھی ایسے سہل طریق کو رائج کر کے ثواب دارین حاصل کریں۔ فقط۔

کیا وید نت ہیں

حرف گھڑے کو ازلی نہیں مانتے یعنی آپ نمت کارن (علتِ فاعلی)، اور اُپادان کارن (علتِ مادی) دونوں کو ازلی مانتے ہیں۔ آپ کے خیال کے خیال میں یہ بنی خلقت کے دو کارن ہیں ایک ازلی ایشور دوسری ازلی پرکرتی۔ یوں آپ نے ویدانت اور سانکھیہ دونوں شاستروں کو ملا دینے کی کوشش کی۔ آپ کی تعلیم میں ذیل کے نقص پائے جاتے ہیں (۱) آپ نے ایک انسانی مثال کی بنیاد پر اپنی تعلیم قائم کی آپ نے دیکھا کہ بغیر مٹی کے کمہار گھڑا نہیں بنا سکتا ہے سو آپ نے سمجھا کہ ایشور بھی بغیر اپادان کے جگت نہیں رچ سکتا ہے۔ پر آپ نے کبھی نہیں خیال کیا کہ کمہار ایک محدود فاعل ہے وہ سرب شکتی مان نہیں ہے۔ اس لئے وہ خلق نہیں کر سکتا ہے۔ وہ خلق شدہ اُپادان کو یکا ایشور کے دیئے ہوئے علم و حکمت کو کام میں لا کر گھڑے کو بناتا ہے۔ لیکن ایشور ایسا محدود فاعل نہیں ہے۔ وہ لامحدود سرب شکتی مان ہے۔ وہ اگر سرب شکتی مان ہے تو کیا وہ جگت کو معہ اس کے مادہ کے خلق نہیں کر سکتا ہے۔ اگر وہ جگت کے رچنے کے لئے ازلی پرکرتی یا مادے کا محتاج ہو تو اس کی شکتی و سواتنتر تائی (آزادگی) میں بڑا خلل آتا ہے (۲) ازلی اپادان ماننے سے ایشور محض سنیوگ بیوگ کرتا یعنی محض گھڑنے اور توڑنے والا ٹھہرتا ہے وہ ازلی مادہ یا دا گرو شیشک کی بھی پیروی کی جائے تو) ازلی پرمانو یا ذروں کو جوڑ جوڑ کر خلقت کرتا ہے۔ اور پھر ان پرمانتوں کو جدا جدا کر کے انکے کارن یعنی ازلی پرکرتی میں واپس کر دیتا ہے۔ یوں جگت اتپن یا ناش ہوتا رہتا ہے۔ باقی آئندہ۔



پیراں نمی پرند مریداں مے پرانند

موضع بارنہاڑا ضلع لودیانہ میں ایک عجیب کیفیت

ع مرض بڑہتا گیا جوں جوں دوا کی۔

عرصہ ایک ماہ سے موضع بارنہاڑا (جو لودیانہ سے تقریباً چار میل بدریا پر واقعہ ہے۔) کے چند ایک اشخاص نے دولت کے اکٹھے کرنے اور سیدھے مسلمانوں کے درہم ایمان کو طلاق دلوانیکا ایک انوکھا طریقہ ایجاد کیا ہے۔ کسی گنوار کی ایک قبر تنگرہ بالاگاؤں کی زمین میں تھی۔ جسے اب وہاں کے لوگوں نے مشہور کرنا شروع کیا ہے (سچ ہے۔ پیراں نمی پرند مریداں مے پرانند۔ پنجابی میں کہتے ہیں سوتے باپے دیاں اکھیاں موٹیاں"۔ کہ یہ پیر ایک قسم کی بیماری کو سات ہفتوں کے اندر اندر اچھا کردیتا ہے واہ رے بھولے بھالے پنجاب کسی نے سچ کہا ہے۔ پنجابی بل ہوتے ہیں بس اس خبر کا ان دیہاتی ہکروار لوگوں کے منہہ سے نکلنا ہی تھا کہ لودیانہ کی خلقت جوق درجوق اس قبر پر جانی شروع ہوگئی۔ دن بدن روپیہ کمانے کی یہ ایجنسی مضبوط اور مضبوط ہوتی گئی۔ دو چار مریضوں کو جنہیں معمولی قسم کی ریح کی درد تھی کچھ دے دلا کر یہ دیا کہ تم مضافات میں جا کر مشہور کرو کہ بارنہاڑے والا پیر اندھوں کو آنکھیں۔ نامرادوں کو مرادیں۔ لنجوں کو پاؤں۔ بے اولادوں کو اولاد دیتا ہے۔ مستورات جو مرد کے ایمان کی مٹی پلید کرنے والیاں ہوتی ہیں بلا سوچے سمجھے ہزاروں کی تعداد میں فحش غزل نرح گیت گاتی ہوئی ہفتے کے روز چوکی دینے آتی ہیں۔ (باقی آئندہ)

وجوہ قبول دین مسیحی محررہ پندرہ فروری ۱۵ سنہ ۱۹۱۱ء

ایس پی جی مشن رڑکی

چنانچہ تفسیر مظہری میں بھی بہت صاف لکھا ہے۔ (فان الایمان بکل واحد منہما ملازم للاٰخر فالکفر بواحد منہما کفر من اللّٰہ وضل سواء السبیل) یعنی اس واسطے کہ ہر ایک پر ان میں سے ملازم دوسرے کا ہے۔ یعنی ہر ایک پر ایمان لانا لازم ہے۔ اس لئے ان میں سے ایک کا بھی منکر ہونا خدا سے دور ہونا اور سیدھی راہ سے گمراہی ہے۔ تفسیروں میں یہ بھی لکھا ہے۔ کہ یہ خطاب اہل کتاب اور منافقوں کی طرف ہے مگر تفسیر مظہری وغیرہ نے ان اقوال کو لکھ کر لکھا ہے کہ وہ سب اقوال واہیات ہیں۔ بلاشبہہ یہ خطاب مسلمانوں کی طرف اور ان کے حق میں ہے۔

اس آیت میں بھی صاف ہے کہ کتاب مقدس پر تمام وکمال پر ایمان لانا چاہئے۔ چنانچہ سورہ بقر میں دیکھو (افتؤمنون ببعض الکتاب وتکفرون ببعض فما جزاء من یفعل ذالک منکم الا خزی فی الحیوٰۃ الدنیا ویوم القیامۃ یردون الی اشد العذاب) یعنی کیا تم کتاب کے ایک حصہ پر ایمان لاتے ہو اور دوسرے حصہ کا انکار کرتے ہو۔ کیا سزا ہے اسکی جو تم میں ایسا کرے مگر یہ دنیا میں رسوائی اور قیامت کے دن سخت عذاب میں پڑیں گے۔ جو کوئی ایک کتاب کو مانے اور ایک کتاب کو نہ مانے اس کو نہایت سخت عذاب یا سزا کا حکم ہے۔

(باقی آئندہ)

شعر و سخن

عشق مسیح

تم اپنی خاکساری میں بھی شانِ کبریا نکلے
زمانہ عالم حیرت میں ہے تم کیا سے کیا نکلے

بنائے آفرینش داورِ روزِ جزا نکلے
کہیں تم ابتدا ٹھہرے کہیں تم انتہا نکلے

کہیں تم ابنِ آدم اور کہیں ابنِ خدا نکلے
مسیحا تم عزیزِ خالقِ ارض و سما نکلے

بہ شفیع عاصیاں اور رہنمائے اولیا نکلے
چلے پیچھے مگر تم پیشوائے انبیا نکلے

مجسم معجزہ ہو کر تمہیں نورِ خدا نکلے
یہ مشکل ہو کہ اس دنیا میں تم سا دوسرا نکلے

تمہارا مرتبہ وہ ہے سرِ بالیں جو آ بیٹھو
مریضِ جاں بلب بھی تو نہ بچ کر قضا نکلے

تم اپنے خانہ بربادوں کی محفل میں جو آجاؤ
یقیناً ہر زباں سے نعرۂ صلِ علےٰ نکلے

بوقتِ امتحانِ عشق سر اپنے کٹا بیٹھے
تیرے مشتاق بھی جور و ستم کے آشنا نکلے

غریبوں کو ملی جنت امیروں کو ملا دوزخ
تری درگاہ میں شاہوں سے بڑھ کر گدا نکلے

صلیبی موت کے پیچھے حیاتِ جاوداں پائی
فنا میں تم فنا ٹھہرے بقا میں تم بقا نکلے

ذرہ اس دل میں آ بیٹھو ان آنکھوں میں سما جاؤ
ہماری آرزو نکلے ہمارا مدعا نکلے۔

تمنا ہے کہ ہم بھی خاکساری کا نمونہ ہوں
تمہاری بندگی میں اپنا عالم بھی جدا نکلے۔

تمنا ہو تو اتنی ہو قبول افتد زہے عزت۔

مضامین

فرمانبرداری

اصلی فرمانبرداری وہ ہے جس میں مطلق خوف نہ ہو مطلق لالچ اور خود غرضی نہ ہو بلکہ اپنی مرضی سے قانون کی پابندی کی جائے اپنی مرضی سے قانون بنانیوالے کی طرف شکرگزاری کا اظہار ہو اور محبت اور پریم سے اس کی مرضی کے مطابق اپنی زندگی کو بنایا جائے۔ وہی سکول اور کالج درحقیقت قابل تعریف ہیں جہاں طلبا استادوں کی اصلی عزت کرتے ہیں۔ اور ان کے بنائے ہوئے قواعد کی بجائے خوف کے خیال کے محبت سے پابندی اور تعمیل کرتے ہیں۔ اسی طرح دھرم راج میں وہی لوگ داخل ہوتے ہیں جو پرماتما کے نیموں کی اس واسطے تعمیل نہیں کرتے ہیں کہ وہ ہمیں سزا دیگے یا اس سے ہمیں فایدہ ہوگا یا بہشت نصیب ہوگا بلکہ اس واسطے کہ ایسا کرنا ہمارا فرض ہے اور پرماتما کے ساتھ محبت کرنا ہماری فطرت انسانی کا خاصہ ہے۔ ایک پاک وجود نے کہا ہے کہ اگر میں جہنم کے خوف سے پرماتما سے محبت کرتا ہوں تو وہ محبت مجھ پر حرام ہو اور اگر بہشت کے لالچ سے محبت کرتا ہوں تو وہ بہشت مجھ پر حرام ہو۔

یہی اصلی محبت اور اصلی فرمانبرداری ہے پرماتما کو پرماتما کے لئے چاہنا ہی دھرم ہے پرماتما کرے ہمارے اندر اس اعلیٰ فرمانبرداری کا خیال دنوں دن زیادہ اور زیادہ پیدا ہو۔

(برہم پرچارک)

انتخاب الاخبار

زبان اُردو کے مصنف | ہندوستان میں مصنفین

دعلم دوست اصحاب کی حالت ایسی سقیم ہے کہ آپ ایک سال کی محنت سے لکھتے ہوئے کتاب کے لئے اگر دو روپیہ معاوضہ لگائیں تو مصنف اُسے بھی غنیمت سمجھے گا اور اس ساری کساد بازاری کی وجہ یہ ہے کہ ملک میں کتب واخبارات کے پڑھنے والے بہت کم ہیں انگلستان جیسے ملک میں جس کی آبادی صوبہ اودھ کے برابر ہے۔ کم از کم دو لاکھ کتب اور دس لاکھ اخبارات روزانہ کھپ جاتے ہیں۔ اور ساہلیان مطابع بہ حیثیت مجموعی لاکھوں روپیہ روزانہ کماتے ہیں۔ ان اخبارات اور کتب کے لئے اہل قلم یا مصنفین کی اشد ضرورت لاحق رہتی ہے۔ اور صرف چوٹی کے آدمی جن میں معمول سے زیادہ فراست و بلاغت ہوتی ہے۔ اقتدار زبردست کو صحیح ثابت کرتے ہوئے اشرفیوں اور جواہرات کے خزائن پر ہاتھ مارتے ہیں۔ یہ خلاف ازیں ہندوستان میں چونکہ اخبارات وکتب دونوں کی اشاعت بالکل ناکافی ہے۔ اسلئے اچھے اور بُرے دونوں قسم کے مضمون نویس ہاتھ پر ہاتھ دھرے ہیں اور بیٹھے رہتے ہیں۔

(پیسہ اخبار)

ایک دودھ پیتی لڑکی اور کتیا کا پریم۔ | پلیگ کا بھیانک رُوپ (خصوصاً) کسی کو نہ دکھائے جس گھر میں گھس جاتی ہے صفایا کرکے جاتی ہے۔

اور ہم ہوشیارپور کے ضلع کی ایک جگہ کا ذکر لکھ چکے ہیں۔ اب اعظم گڑھ سے ایک خبر آئی ہے کہ وہاں ایک گھر پر پلیگ نے دھاوا کیا اس گھر کے تمام لوگ مرگئے۔ صرف ایک دودھ پیتی لڑکی اور ایک کتیا بچ گئی۔ اب صرف وہی کتیا اس کی پالک اور پوشاک سمجھی جا سکتی تھی جب اُس لڑکی کی ماں مرگئی تو کتیا نے اس لڑکی کو اپنی رکھشا میں لیا۔ دن رات بے چاری اس کے پاس بیٹھی رہتی۔ کیا مجال کہ کوئی آدمی اُسے ہاتھ لگا دے۔ لوگ یہ درشیہ دیکھ کے حیران ہوتے تھے۔ بہتیرے اوپائے گئے کہ کس طرح لڑکی کو کتیا سے جدا کیا جاوے۔ لیکن کچھ بھی کارگر نہ ہوا۔ آخر ایک دن کتیا وہاں سے جدا ہوگئی۔ اسی وقت لڑکی کو وہاں سے اُٹھا کر چھپا دیا گیا۔ جب کتیا آئی لڑکی کو نہ پایا دیوانوں کی طرح اِدھر اُدھر دیکھنے لگی۔ شہر میں اِدھر اُدھر پاگلوں کی طرح دوڑنے لگی اور زور زور سے چیخنے لگی جب کہیں بھی وہ لڑکی اس کو نہ ملی تو وہ بہت جھنجلائی آخر اُسی غم میں چند روز کے بعد مرگئی۔ (آریہ گزٹ)

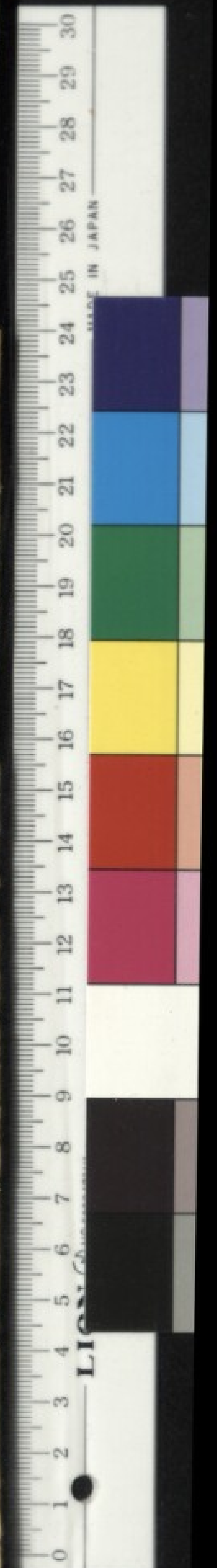
تین قتل

بمبئی ۹ مئی کی تار مظہر ہے کہ جبلپور میں مسٹر ایف ڈبلیو سٹینلی انسپکٹر پبلک ورکس کے احاطہ میں انجنیئر کے چپڑاسی نے مسٹر سٹینلی کے دو نوکروں کو قتل کر ڈالا۔ اور ایک کو زخمی کیا۔ جو کچھ دیر کے بعد مرگیا۔ ان قتلوں کا کارن ایک عورت بتلائی جاتی ہے۔ مسٹر سٹینلی بھی جو قاتل کو گرفتار کرنے لگے تھے۔ قدرے زخمی ہوئے۔ قاتل گرفتار کر لیا گیا۔

(ر۔ ۲)

طاعون سے ٹیکا لگانے والوں کو وظیفہ

مسٹر ایل جے اینوس صاحب بہادر نے اخبار پاؤنیر میں ایک لیٹر شائع کیا ہے جس میں





یہ تحریک کی ہے کہ طاعون کے ٹیکے کو مقبول عام بنانے کے لئے لوگوں کو وظیفے دیئے جاویں۔ ٹیکہ طاعون کا صحیح علاج بتلایا جاتا ہے لیکن اس طرف ابھی مائل نہیں ہوئے اس لئے طاعون کی بیمہ زندگی کا ایک فنڈ جاری کیا جاوے اس فنڈ کا یہ مطلب ہوگا کہ جس آدمی نے ٹیکہ لگوایا ہو وہ اگر طاعون سے مرجاوے تو اس کے پس ماندگان کو ماہواری پنشن بطور وظیفہ کے دیجاوے صاحب مذکور لکھتا ہے کہ اس طرح سے گورنمنٹ کا کچھ زیادہ خرچ نہ ہوگا۔ کیونکہ جو ٹیکا لگواتے ہیں وہ شاذ ہی طاعون کا شکار ہوتے ہیں۔ تجویز معقول ہے۔

(ر)

جزائر ملایا میں ایک ہندو راجہ کا راج

ہندوستان کے مغربی ساحل پر چین ایک دیسی ریاست ہے جس کے شمال اور شمالی مشرق کی طرف ساحل مالا بار واقعہ ہے اس کے جنوب مغرب کا کچھ حصہ بحیرہ عرب سے سیراب ہوتا ہے۔ اور ریاست مذکور کا رقبہ ۱۳۶۱¼ مربع میل ہے۔ جس میں ۷۰۵ مربع میل میں جنگل پھیلے ہوئے ہیں۔

سرکاری کاغذات میں اس ریاست کا یہی روکھا پھیکا بیان دیا گیا ہے۔ مگر اس کے چھوٹے دائرہ میں سوشل اور دیگر لحاظ سے بڑی دلچسپی کی باتیں نظر آتی ہیں۔ اس کا قدرتی نظارہ بہت خوبصورت اور دلفریب ہے جنگلوں میں بڑے عجیب اور کارآمد درخت نظر آتے ہیں۔ پانی کی بڑی بڑی نہریں بہتی ہیں۔

چند سال ہوئے جب اس ریاست کی بابت تحقیقات کی گئی کہ اس کی رعایا اور راجہ کس نسل سے ہیں تو معلوم ہوا کہ جہاں اس میں ایک طرف بالکل جاہل وحشی قومیں آباد ہیں وہاں دوسری طرف پہلو بہ پہلو وہ شرفا رہتے ہیں جو اصل سے اعلیٰ آریہ تہذیب کے وارث ہیں۔ نسل کے لحاظ سے برہمنوں کا درجہ باقی تمام جاتیوں پر فوقیت رکھتا ہے۔ گو شادی کی رسم و رواج اور قواعد وراثت ہندوستان سے مختلف ہیں۔ مگر دیگر معاملات پر غور کرنے سے اس بات میں ذرا شک باقی نہیں رہتا کہ یہ لوگ اصلی آریوں کی اولاد اور جانشین ہیں۔

اس قابل دید ریاست کا راجہ سر راما ورما جی سی ایس آئی ہے جو ۲ دسمبر ۱۸۵۲ء میں پیدا ہوا اور ۲۳ اکتوبر ۱۸۹۵ء میں گدی پر بیٹھا گویا اس راجہ کو راج کرتے ہوئے اب سولہ سال ہوچکے ہیں۔ راجہ چیرامن پیرومل خاندان سے جو نویں صدی میں راجگان چولا کی طرف سے بطور وسیرائے ضلع کرلا پر حکمرانی کے لئے بھیجا گیا تھا اور بعد میں خودمختار راجہ بن بیٹھا تھا۔ شاہی خاندان ہندوستان میں سب سے پرانا ہے اور تاریخ میں اس وجہ سے خاص طور پر مشہور ہے کہ شروع میں اہل یورپ نے اپنی بستیاں جب وہ ہندوستان میں آتے تھے۔ پہلے پہل اسی جگہ بنائی تھیں۔ یہاں کا راجہ ذات کا کھتری ہے۔ عورتیں بھی اس ریاست کی گدی پر بیٹھ سکتی ہیں۔ شاہی خاندان کے تقریباً شہزادے ہیں قلعہ کے اندر مندر کے گرداگرد رہتے ہیں۔ ریاست کے تمام کاروبار میں مذہب کو اعلیٰ درجہ حاصل ہے۔

موجودہ راجہ پہاڑی محلات میں بود و باش رکھتا ہے۔ جو ایک بڑی بھاری دلفریب جگہ ہے جو ٹچکل رشیابات سے راجہ صاحب بڑے بارعب معلوم ہوتے ہیں۔ گو جسمانی لحاظ سے چپلے دبلے معلوم ہوتے ہیں۔ پوشاک بھی سادہ مگر قومی طرز پر پہنتے ہیں۔ مذہب کا بہت خیال ہے روزمرہ اپنے کشتری مذہب کے فرائض بڑی باقاعدگی اور پابندی سے سرانجام دیتے ہیں۔ خاص اوقات کے درمیان ہر روز جو شخص چاہے راجہ صاحب سے مل سکتا ہے۔ ادنیٰ سے ادنیٰ رعایا کا آدمی بھی اپنی تکالیف و مشکلات راجہ کے سامنے پیش کرسکتا ہے۔ ریاست کے معاملات میں آپ گہری دلچسپی لیتے ہیں اور تمام ملاقاتیوں اور مہمانوں کے ساتھ آزادانہ گفتگو کرتے ہیں۔ سنسکرت کے مطالعہ کا بہت شوق ہے چنانچہ روزمرہ ایک خاص وقت اس پوتر زبان کے مطالعہ میں صرف کرتے ہیں۔ سب سے زیادہ قابل تحسین بات یہ ہے کہ اس کا دماغ بڑا اعلیٰ ہے۔ وہ زبان سنسکرت کا فاضل ہے۔ نیائے شاستر میں وہ خاص مہارت رکھتا ہے سال ہا سال کے مطالعہ سے اور اعلیٰ فاضل آدمیوں کی صحبت سے اس کی بڑی عقل تیز ہوگئی ہے۔ نئے خیالات کی وہ بڑی قدر کرتا ہے۔ اپنے سوشل اور مذہبی خیالات میں ہز ہائنس خیالات اور محسوسات کے لحاظ سے اعلیٰ درجہ کا ہندو سنسکرت میں اعلیٰ فاضل ہونے کے باعث وہ فوراً پہچان لیتا ہے۔ کہ ان رسم و رواجات میں کون کون سے ٹھیک ہیں اور کیا ان میں واجب اور کیا غیر واجب ہے۔ اور وہ تعصب تنگ دلی ان سے کوسوں دور بھاگتی ہے اور دوسروں کے خیالات کو وہ تعصب کی نگاہ سے نہیں دیکھتے۔ ابھی اپنی ریاست کے عیسائیوں اور یہودیوں کے ساتھ جیسا نیک سلوک اُن کا ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ وہ کس آزاد سیرت کے انسان ہیں۔ اس راجہ نے ۱۶ سال کے اندر اپنی ریاست میں جو ترقی کی ہے وہ اب اس کا حال سنئے اسلئے ریاست کو پرانے طریق سے زمانہ حال کے مطابق ریاست کا انتظام کردیا ہے۔ جو ریاست کے اخراجات سے آمدنی کی بچت ہوئی اس کو سڑکوں اور بندوبست اور ریاست کی بہتری میں صرف کیا۔ ریاست کے ہر معاملہ سے ہزہائنس کو پوری واقفیت ہے۔ ہر ایک کے ساتھ ہمدردی رکھنا اصول ہے۔ اور رعیت کے دکھ درد میں ہمیشہ کام آتے ہیں۔ ۱۹۰۳ء میں اُن کو جی سی ایس آئی کا خطاب گورنمنٹ نے عطا فرمایا تھا۔ اور پچھلے سال سے

ہے ان کی سلامی ۱۹ توپوں کی ہوگئی ہے۔ ریاست کا انتظام کرنے میں اُن جیسے بہت کم ہونگے اور دیسی ریاستوں کی جو اشخاص بہتری چاہتے ہیں وہ اُن کے دل ودماغ کی بڑی تعریف کرتے ہیں (ہندوستان)

ضرورت

کسی ایک محنتی اور ہوشیار مسیحی بڑھئی (ترکھان) کی جو اس کام میں ماہر ہوں اور نیز موچیوں کی جو انگریزی جوتے بنا سکتے ہوں ضرورت ہے۔ چاہئے کہ کارکردہ کام کی صاحبان معہ اپنی نیک چلنی اور ہنر کی اسناد کے ذیل کے پتہ پر درخواستیں بھیجیں پنجابی مسیحی ترکھان کو ترجیح دیجائیگی

المشتہر:- ای۔ جے۔ چٹرجی سیگرہ بنارس۔

١۴　# ضرورت　١

صاحب تجربہ کارکیٹی کسٹوں کی آسٹریلیا متعلقہ دست سٹن ٹاپو فیجی کے لئے ضرورت ہے۔ تنخواہ شروع میں مبلغ تین پونڈ سے لیکر پانچ پونڈ تک دیجاویگی۔ کرایہ کے لئے ریل وجہاز کا روپیہ مشن سے ملیگا۔ اور ہر اسٹیشن پر مکان رہائش کے واسطے مشن کا ہوویگا۔ تمام عرائض معہ نقول اسناد ایجنٹ ہذا کے نام سے آنا چاہئیں۔ پتہ یہ ہے۔

المشتہر:- پادری ادلور صاحب ایجنٹ ویسلین مشن مقام کلکتہ صدر اسٹریٹ۔

ضرورت

ایک خادم الدین کو مفصل ذیل نیک صفات والی جورو کی تلاش ہے۔

اولاً۔ کہ وہ اعلیٰ تعلیم یافتہ ہو۔

ثانیاً خاندان کے لحاظ سے اعلیٰ حسب ونسب ہو۔

ثالثاً۔ عمر میں ۲۰ سال سے کم نہ ہو۔

رابعاً۔ کنواری ہو۔

خامساً۔ مشنری کام کے لئے غیرت مند ہو۔

اسکے متعلق تمام خط وکتابت ذیل کے پتہ پر ہونی چاہئے۔

المشتہر:- پادری جی ولسن۔ مظفر نگر۔ انچارج آر پی مشن۔

٢　# ضرورت　٢

(۱) دو مسیحی استاد بی۔ اے یا بی۔ ایس سی کی ضرورت ہے۔ جو انگریزی اور سائنس پڑھاوینگے۔ اُن کی تنخواہیں ۱۲۵ روپیہ اور ماہوار ۱۱ سے شروع ہوگی بموجب تجربہ کارکردگی۔ (۲) ایک مسیحی انٹرنس پاس استاد کی ضرورت ہے۔ جس کو انگریزی اور حساب کے مضامین پڑھانے ہونگے۔ مشاہرہ ۲۵ روپیہ سے ۳۰ روپیہ تک مطابق لیاقت کے ملیگا۔

سائل اپنی اپنی درخواستیں معہ اسناد ذیل کے پتہ پر فوراً بھیجنی چاہئیں۔

المشتہر:- پادری ڈبلیو۔ ایل ہیمفل فتحگڈھ یو۔ پی منیجر اے۔ پی مشن اسکول۔

٣　# اشتہار　٣

کمترین بذریعہ اس اشتہار کے عرض پرداز ہے کہ فدوی کی زوجہ کا کچھ عرصہ سے انتقال ہوچکا ہے۔ اور اب ارادہ شادی کرنے کا ہے۔ اگر کسی مسیحی بھائی کو کوئی ایسی لڑکی جس کا چال چلن عمدہ ہو اور کم از کم مڈل پاس ہو اور زیادہ ہو تو بہتر قابل شادی معلوم ہو تو بندہ کو مطلع کرے۔

کمترین کی عمر اس وقت ۲۵ سال کی اور پہلی بیوی کا کوئی بچہ نہیں ہے۔ اور مشاہرہ ۳۰ روپیہ ماہوار ہے۔ اور شادی کے بعد زیادہ ہونے کی امید ہے

پبلک ورکس ڈیپارٹمنٹ میں بطور مستری کے ملازم ہوں۔ اگر دیگر حالات معلوم کرنے مطلوب ہوں تو ذیل کے پتہ پر خط وکتابت ہوسکتی ہے۔

بطور اطلاع یہ بھی پیشتر سے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اگرچہ میں سننے کی طاقت سے محروم ہوں لیکن بذریعہ تحریر کے اپنا مطلب بخوبی نکالتا ہوں۔

المشتہر:- مستری چندا سنگھ اے۔ پی مشن لودیانہ

۴　# ضرورت　۴

(۱) ایک اینگلو ورنیکلر پرائمری مڈل سکول کے لئے ایک ہیڈ ماسٹر درکار ہے۔ کم از کم ایف اے پاس ہو جس نے سکینڈ لینگوایج اُردو یا فارسی لی ہو تنخواہ ۲۵ ماہوار لائق شخص کو دیجائیگی۔

(۲) ایک اسسٹنٹ ماسٹر اینگلو ورنیکولر پرائمری سکول کے لئے درکار ہے مسیحی کو ترجیح دیجائیگی۔ تنخواہ ۱۵ روپیہ ماہوار ہوگی۔ یہ دونوں آسامیاں ماہ جون ۱۹۱۱ء تک پوری ہونگی۔ درخواست کنندگان ذیل کے پتہ پر درخواستیں معہ سندات بھیجیں۔

المشتہر:- پادری ڈبلیو۔ ای۔ گارڈن کرسچن مہوبا۔ یو۔ پی

رسید زر

مسٹر شاہ ۱۹۱۱ء ۲/۸ پادری ولیم میکلگٹی ۱۹۱۱ء ۲/۸ بابو محبوب مسیح ۱۹۱۱ء ۲/۸ پادری ڈاکٹر نیلڈ ۲ کاپی ۱۹۱۱ء صر پادری ایف وی تھامس ۱۹۱۱ء ۱۲ پادری نہی خورسن ۱۹۱۱ء ۱۲ پادری اے شیلر ۱۹۱۱ء ۱۲ پادری جے۔ جی کیمبل ۵ کاپی ۱۹۱۱ء ۵ پادری۔ اے۔ ای۔ ڈی ۱۹۱۱ء ۱۲ ڈاکٹر جے لنفرڈ ۲ کاپی ۱۹۱۱ء صر پادری اے پی لنڈے اشتہار صر مس ای لوڈر ۲ کاپی ۱۹۱۱ء صر۔ پادری ڈبلیو ایس محبوب ۱۹۱۱ء ۲/۸۔ پادری آر شیورٹ ۱۹۱۱ء ۲/۸ مس ای شارپ ۱۹۱۱ء ۲/۸ گوشی خانہ ۱۹۱۲ء ۱۹۱۱ء صر۔

۲-بڑے حروف والی جلد کپڑا عہ/ +
۳-چھوٹے حروف اور تیلی جلد ۸/ +

۱-بیداری کی گیتیں رومن اُردو ۱/ +
۲-بھجن وغزلیں فارسی اُردو- ۱/ +
۳- ایضاً گورمکھی ۱/ +
۴-غذائے رُوح (صفدر علی) ۸/ +

صحت کی ہدائیت

۱-ہدایت بیمارداراں

یہہ کتاب رومن اُردو میں شایع ہوئی ہی جو اس ملک کے تمام ہسپتالوں میں ٹیکسٹ بک ہو رہی ہی-یہہ کتاب ہر ایک گھرانے کے لئے ایک عمدہ ہدایت نام ہی جو مطالعے سے ظاہر ہوگا قیمت صرف عہ

۲-تاریخ طاعون-اُردو

یہہ نہایت مفید کتاب ہی-یہہ مرض جو فی ماہ ۶۰۰۰۰ آدمیوں کو ہلاک کرڈالتا ہی ایک مہلک وبا ہی-اس کتاب میں نصیحت ہی کہ اس سے بچنے کے لئے کیا کرنا چاہئے-قیمت صرف-۶ پائی +

۳-دائی گری

من تصنیف ڈاکٹر ایڈیتھ براؤن صاحبہ ساکن لودیانہ رومن اُردو عہ

یہہ کتاب میڈیکل سکولوں اور ہسپتالوں میں ٹیکسٹ بک کے طور پر استعمال کی جاتی ہی-ہر ایک گھر میں اسکی ضرورت محسوس ہوتی ہی اسلئے ہر ایک خاندان میں اسکی ایک جلد ہونی چاہئے

۴-اصلاح حفظان صحت ۱/ +

گھر کے واسطے لائیبریری

تواریخ بائیبل
مسیح کی تعلیم
حیات مسیح
یسوع مسیح کی موت
مسیح دین اور اخلاق
پاسٹر شی
مسیح کا نمونہ
عزت بے مثال
تلاش حق
جاپان کے حالات
یہہ کتابیں اکٹھی سات روپیہ میں مِل سکتی ہیں

یہہ کتابیں کرسچن بک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای-ایم ویری صاحب آنریری سکرٹری سی-ایل-ایس بذریعہ وی-پی یا نقد قیمت پر مِل سکتی ہیں

سنڈے اسکول کے سبق

تصویردار پرچے سنڈے سکول

۲۵ عدد فی ہفتہ تمام سال کے لئے ایک روپیہ (عہ) محصولڈاک علاوہ اور سنڈے سکول کے سبق۔

۵۲ ہفتوں کے واسطے

قیمت ۲ر فی سبق محصولڈاک علاوہ یعنے ۱۰ کاپی فی ہفتہ تمام سال کیواسطے صرف ایک روپیہ اور محصولڈاک یہ سبق اُردو زبان اور فارسی حروف میں چھاپے جاتے ہیں اور چار قسطوں میں بھیجے جاتے ہیں + یہہ تمام سبق انٹرنیشنل سیریز کے مطابق تیار کئے جاتے ہیں جو تمام دنیا میں استعمال کی جاتی ہو۔ پادری ہنری فورمن صاحب ڈی ڈی کی تصنیف سے نوٹس اردو میں تیار کئے جاتے ہیں۔ اور اُن کیساتھ انڈین بیبل ریڈنگ ایسوسی ایشن کی تلاوت کی فہرستیں چھاپی جاتی ہیں +

حقیقت یہہ ہے

کہ بائیبل کی تعلیم کے واسطے سب سے عمدہ سبق ہیں ان کا سلسلہ ایسا چلتا ہو کہ سات سالوں میں کل بائیبل کی تعلیم ملجاتی ہے۔ یعنے پاک کلام کی پوری واقفیت ہوجاتی ہو اسلئے بذریعہ اس اشتہار کے ترغیب دیجاتی ہو کہ تمام مشن اسکولوں میں یہ سبق بطور ٹیکسٹ بک کے استعمال کئے جاویں۔ کئی ایک مشن اسکول اس کا استعمال کرتے ہیں۔ پر ہمارا مطلب ہو کہ تمام سکولوں میں ان کا رواج ہونا چاہیے۔ کیونکہ یہ ازحد مفید ہیں +

جو صاحب ان کو چاہتے ہیں سو اطلاع فرماویں درخواست پر پادری ای۔ ایم ویری صاحب ڈی۔ ڈی لودیانہ لکھنا کافی ہو۔ سال بھر کی قیمت پیشگی لیجاویگی وی۔ پی کے ذریعے +

قوت کی گولیاں

دن آگئے جلد منگائیے

ڈاکٹر برمن کی تیار کردہ (قوت کی گولیاں) ۲۲ برس سے تمام ہندوستان میں مشہور ہو رہی ہیں۔ طاقت دینے والی مشہور دوائیں نامعلوم ہیں جنکے اجزا ملاکر یہ گولیاں بنی ہیں۔ مغز بڑھے رگ اور خون کو طاقت دینے کا دعوی رکھتی ہیں ان گولیوں کے استعمال سے اول ہی روز میں فائدہ ظہور میں آتا ہو۔ بدن میں قوت اور مزاج میں گرمی معلوم ہونے لگتی چہرہ پر رونق اور جوانی میں ضعیفی کی حالت ہوگئے ہوئے جسم میں دوبارہ جوش لاتی ہو قیمت ۳۰ گولیوں کی شیشی دو ہفتہ کی خوراک کا ایک روپیہ محصولڈاک ایک سے چار شیشی تک ۵ر

امتحاناً نمونہ کی گولیاں بلاقیمت دیجاتی ہیں

استعمال کے اول ہی روز سے فائدہ دکھاتی ہیں ضرور امتحان کیجئے اگر آپ بلا قیمت انکی آزمائش کرنا چاہیں تو صرف محصولڈاک کیواسطے دو پیسہ کا ٹکٹ پیڈ لفافہ میں بھیجے اور اسی خط میں دس خواندہ اور ان پڑہ لوگوں کے نام و پتہ صاف طور پر لکھے پتہ لکھنے میں مقام و ڈاکخانہ ضلع لکھئے

المشتہر: ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ ۱۳ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

سی پی بی ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۶۷ء

پرفضا محل وقوع

مستند استادان

تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات

صرف نیک چلن عیسائی طلبا داخل ہوسکتے ہیں

شرح:۔ خرچ خوراک ۳ر فیس جماعت فی ماہ ۱ر اگر دو طالبعلم ایک ہی خاندان کے ہوں للعہ یا زیادہ للعہ کتب وغیرہ خرچ علاوہ ہوگا۔ کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں جن کرسیاں گرد و تول و کریم وغیرہ و دیگر سامان مثل الماری میز کرسی وغیرہ نہایت عمدہ اول درجہ کی لکڑی کا نہایت ارزاں قیمت پر طیار ہوتا ہے قیمت کرسیاں للعہ سے ما عہ کرد تول مزید دریافت حال کے لئے منیجر صاحب اسکول ہذا سے خط و کتابت کریں +

پریسبٹیرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

یہ ولیسی مسیحیوں کا سب سے پرانا فنڈ ہو اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہو۔ اور بچے بھی جبکہ وے سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پاسکتے ہیں اب برس میں اس فنڈ نے ۵۰ ہزار روپیوں سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہو اگرچہ ممبران نے صرف ستر ہزار روپے چندہ اس فنڈ میں دیا ہو اور قریباً آدہ لاکھ روپے سود سے اس فنڈ میں آچکے ہیں جس حساب سے اب بینک میں ۳۴ ہزار روپیہ نقد موجود ہو ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اسکا ممبر ہوسکتا ہو اور نئے پراسپیکٹس (اردو و انگریزی) منیجنگ ڈائرکٹر پادری والٹر جے کلارک ایم اے نولکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں +

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصولڈاک عہ
ہندوستان و پنجاب معہ " ۲ر
غیر ممالک سے " ۳ر
قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جائیگی +

شرح اُجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	ے	صہ	مے
چوتھائی کالم	صہ	مے	للعہ
نصف کالم	مے	للعہ	ععہ
پورا کالم	للعہ	ععہ	للعہ
پورا صفحہ	للعہ	سہ	ما

ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲ر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا۔

نوٹ:۔ نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ وار ہیں +

پادری ای۔ ایم ویری صاحب ڈی ڈی اڈیٹر و منیجر نور افشاں کیلئے مشن پریس لودیانہ میں باہتمام وائلی برادرز چھپا